ہفتہ وار رسالہ: 320
WEEKLY BOOKLET: 320

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے ملفوظات کا تحریری گلدستہ

امیرِ اہلِ سنّت سے سائنس کے بارے میں 10 سوال جواب

صفحات 15

- مدینے میں وادیِ جن کی کیا حقیقت ہے؟ 03
- آڈیو کیسٹ سے مدنی چینل کا سفر 05
- شجرکاری کے سائنسی فوائد 09
- کیا بارش کی بجلی اس گھر پر گرتی ہے جہاں لائٹ آن ہو؟ 14

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

امیرِ اہلِ سنّت سے سائنس کے بارے میں 10 سوال جواب [1]

دُعائے خلیفۂ عطار: یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 15 صفحات کا رسالہ ”امیرِ اہلِ سنّت سے سائنس کے بارے میں 10 سوال جواب“ پڑھ یا سُن لے اُسے خلافِ شرع کاموں سے بچا اور اس کی والدین سمیت بے حساب مغفِرت فرما۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت علامہ یوسف بن اِسمعیل نبہانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے ”سعادۃُ الدارین“ میں ایک روایت نقل کی کہ حضرت ابوذر رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھے (تین باتوں کی) وصیت فرمائی: اَنْ اُصَلِّیَھَا فِی السَّفَرِ وَالْحَضَرِ یَعْنِیْ صَلَاۃَ الضُّحٰی کہ میں سفر و حضر (قیام) میں نمازِ چاشت پڑھتا رہوں، وَاَنْ لَّا اَنَامَ اِلَّا عَلٰی وِتْرٍ وَّ بِالصَّلَاۃِ عَلَی النَّبِیِّ اور سونے سے پہلے وِتر اور نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دُرُودِ پاک پڑھ کر سویا کروں۔
(سعادۃ الدارین، ص 83)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

سوال: تخلیقِ انسانی کے متعلق ڈارون کے نظریہ کو دُرُست سمجھنا کیسا ہے؟[2]

جواب: کافی پرانی بات ہے کہ میرا کسی دُنیوی پڑھے لکھے سے واسطہ پڑا تھا۔ باتوں ہی باتوں میں نہ جانے اس کو کیا سوجھی کہ تخلیقِ انسانی کے بارے میں بات کرنے لگا کہ قرآنِ پاک انسان کی پیدائش کے بارے میں کہتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے انسان پیدا ہوا اور ان ہی سے انسان کی نسل چلی جبکہ ڈارون کہتا ہے کہ انسان بندر سے وجود میں آیا۔ اس نے یہاں

1 ... یہ رسالہ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہمُ العالیہ سے کیے گئے سوالات اور ان کے جوابات پر مشتمل ہے۔
2 ... یہ سوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کا قائم کردہ ہے اور جواب امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہمُ العالیہ کا عنایت کیا ہوا ہے۔

www.dawateislami.net

تک تو جو کہا وہ کہا اس کے بعد اس نے یہ بکا کہ "ڈارْوِن کی بات کچھ کچھ سمجھ آتی ہے۔" یہ سُن کر میں بالکل پریشان ہو گیا کہ اس نے تو اپنے ایمان کا جنازہ اُٹھا دیا ہے کیونکہ اس نے قرآنِ پاک پر شک کیا اور کہا کہ "ڈارْوِن کی بات کچھ کچھ سمجھ آتی ہے۔" قرآنِ کریم کے مقابلے میں کسی کی بات تھوڑی بھی کیوں سمجھ آئے، ایسی سمجھ کو چولہے میں ڈال دینا چاہیے یہ کس کام کی ہے؟ بہر حال پھر میں نے موقع ملتے ہی اس کو سمجھا کر توبہ کروائی اور کلمہ پڑھایا کہ یہ بات تو اسلام سے خارج کر دینے والی ہے۔ (1)

---

(1)... تفسیر صراطُ الجِنان میں ہے: مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ انسانوں کی ابتدا حضرت آدم علیہ السّلام سے ہوئی اور اسی لئے آپ علیہ السّلام کو ابو البشر یعنی انسانوں کا باپ کہا جاتا ہے اور حضرت آدم علیہ السّلام سے انسانیت کی ابتدا ہونا بڑی قوی دلیل سے ثابت ہے، مثلاً دنیا کی مَرْدُم شماری سے پتہ چلتا ہے کہ آج سے سو سال پہلے دنیا میں انسانوں کی تعداد آج سے بہت کم تھی اور اس سے سو برس پہلے اور بھی کم تو اس طرح ماضی کی طرف چلتے چلتے اس کمی کی اِنتہا ایک ذات قرار پائے گی اور وہ ذات حضرت آدم علیہ السّلام ہیں یا یوں کہیے کہ قبیلوں کی کثیر تعداد ایک شخص پر جا کر ختم ہو جاتی ہیں، مثلاً سیّد دنیا میں کروڑوں پائے جائیں گے مگر اُن کی انتہا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ایک ذات پر ہو گی، یونہی بنی اِسرائیل کتنے بھی کثیر ہوں مگر اس تمام کثرت کا اِختتام حضرت یعقوب علیہ السّلام کی ایک ذات پر ہو گا۔ اب اسی طرح اور اوپر کو چلنا شروع کریں تو انسان کے تمام کُنبوں، قبیلوں کی اِنتہا ایک ذات پر ہو گی جس کا نام تمام آسمانی کتابوں میں آدم علیہ السّلام ہے اور یہ تو ممکن نہیں ہے کہ وہ ایک شخص پیدائش کے موجود طریقے سے پیدا ہوا ہو یعنی ماں باپ سے پیدا ہوا ہو کیونکہ اگر اس کے لئے باپ فرض بھی کیا جائے تو ماں کہاں سے آئے اور پھر جسے باپ مانا وہ خود کہاں سے آیا؟ لہٰذا ضروری ہے کہ اس کی پیدائش بغیر ماں باپ کے ہو اور جب بغیر ماں باپ کے پیدا ہوا تو بِالیقین وہ اِس طریقے سے ہٹ کر پیدا ہوا اور وہ طریقہ قرآن نے بتایا کہ اللہ پاک نے اسے مٹی سے پیدا کیا جو انسان کی رہائش یعنی دنیا کا بنیادی جُزْ ہے۔ پھر یہ بھی ظاہر ہے کہ جب ایک انسان یوں وُجود میں آگیا تو دوسرا ایسا وجود چاہیے جس سے نسلِ انسانی چل سکے تو دوسرے کو بھی پیدا کیا گیا لیکن دوسرے کو پہلے کی طرح مٹی سے بغیر ماں باپ کے پیدا کرنے کی بجائے جو ایک شخص انسانی موجود تھا اسی کے وجود سے پیدا فرما دیا، کیونکہ ایک شخص کے پیدا ہونے سے نوع موجود ہو چکی تھی، چنانچہ دوسرا وجود پہلے وجود سے کچھ کم تر اور عام انسانی وجود سے بلند تر طریقے سے پیدا کیا گیا یعنی حضرت آدم علیہ السّلام کی ایک بائیں پسلی ان کے آرام کے دوران نکالی اور اُن سے اُن کی بیوی حضرت حوّا رضی اللہ عنہا کو پیدا کیا گیا۔ چونکہ حضرت حوّا رضی اللہ عنہا مرد و عورت والے باہمی ملاپ سے پیدا نہیں ہوئیں، اس لئے وہ اولاد نہیں ہو سکتیں۔ (تفسیر صراط الجنان، پ4، النساء، تحت الآیۃ: 1، 2/140)

www.dawateislami.net

اسلام مُخالف سائنسی نظریات رَدی کی ٹوکری میں

قرآنِ پاک پر آنکھیں بند ہونی چاہئیں کیونکہ قرآنِ پاک نے جو فرمایا ہے وہی درست ہے چاہے ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے، ہمارا ایمان ہے کہ اس میں جو کچھ ہے وہ صحیح ہے۔ دُنیوی پڑھے لکھے لوگوں کے لیے اس طرح کے بہت خطرے ہوتے ہیں کہ یہ لوگ بہت سے اِسلام مخالف سائنسی نظریات اپنی تحریروں میں شامل کر دیتے ہیں۔ آج کل اخبار میں یا سوشل میڈیا پر بہت سی ایسی باتیں آرہی ہوتی ہیں جو اسلامی نظریات سے ٹکراتی ہیں۔ بعض تو کُھلّم کُھلّا اِسلام کے خلاف ہی بولنا شروع کر دیتے ہیں۔ ایسے دُنیوی پڑھے لکھے لوگوں کو کون سمجھانے کی ہمت کرے کیونکہ ان کی زبان بھی بہت بڑی ہوتی ہے، یہ لوگ ایسی لَچّھے دار باتیں کرتے ہیں کہ سامنے والا گھبرا جائے لہٰذا انہیں سمجھانا بھی آسان نہیں ہوتا۔ اگر کوئی شخص اہلِ علم ہے اور سمجھا سکتا ہے تو انہیں نرمی سے سمجھائے اور توبہ کا کہے۔ اگر ان سے سخت رَوِیّہ رکھے گا اور اس طرح کہے گا کہ ”تم جاہل ہو، دِین کی بات کرنا عُلَما کا کام ہے“ تو ہو سکتا ہے وہ سمجھنے کے بجائے مزید بگڑ جائیں۔ ہر ایک کے پاس اتنا علم نہیں ہوتا جو سمجھا سکے لہٰذا اگر ایسا ہے تو پھر بات بدلنے کی کوشش کرے ورنہ وہاں سے کترا کر نکل جائے۔

(ملفوظاتِ امیر اہلِ سنت، 3/30)

سوال: مدینے کے پاس جو وادیِ جِنّ ہے اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: (امیرِ اہلِ سُنّت دامت بَرَکاتُہم العالیہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) وادیِ جن چونکہ مدینۂ مُنوَّرہ کے قُرب میں ہے اِس وجہ سے وہ مُقَدَّس مقام ہے، لیکن اِس وادی میں ڈھال کے باوجود چیزوں کا خُود بخُود اوپر کی طرف جانا یا مدینے کی طرف بڑھنا کسی سائنسی وجہ سے ہے۔ دُنیا میں ایسے اور بھی مقامات ہیں جن میں کشش کی وجہ سے ڈھال کے باوجود چیزیں اوپر کی طرف بڑھتی ہیں۔ اِس بستی کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ یہاں

www.dawateislami.net

جنات ہیں جو چیزوں کو مدینے کی طرف دھکیلتے ہیں، لیکن اِس کی کوئی حقیقت نہ کہیں پڑھی ہے اور نہ ہی کسی مُعتَبَر ذریعے سے سُنی ہے۔

(امیرِ اہلِ سُنَّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے فرمایا:)Magnet یعنی مقناطیس قُطُب تارے کی طرف جاتا ہے، اس کے بارے میں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے فتاویٰ رضویہ شریف میں لکھا ہے کہ آج تک سائنس اس راز کو دریافت نہیں کر سکی کہ اس کی حقیقت کیا ہے اور مقناطیس قُطُب تارے کی طرف کیوں جاتا ہے؟ (فتاویٰ رضویہ،29/296) اب کیا یہ کہہ دیا جائے کہ قطب تارے پر بھی کوئی بہت بڑا جن بیٹھا ہوگا جو مقناطیس کو کھینچ لیتا ہوگا! بَہر حال اِس طرح کی چیزیں جو سمجھ نہیں آتیں یا عقل سے وَرا ہوتی ہیں لوگ ان کو جنات کی طرف مَنْسُوب کر دیتے ہیں کہ وہ ایسا کر رہے ہیں۔ جنات کے وجود کا اِنکار نہیں ہے، یہ واقعی موجود ہیں حتّٰی کہ مکۂ مکرّمہ میں مسجدِ جن بھی ہے، کیونکہ اس جگہ پر سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مُبارَک ہاتھ پر کچھ جنات اِیمان لائے تھے، اسی کی یادگار کے طور پر مسجدِ جن ابھی تک قائم ہے جو جنّۃُ المَعْلٰی کے قریب واقع ہے۔(اخبار مکۃ للازرقی،2/201،عاشقان رسول کی 130 حکایات، ص 229) بہر حال جنات کا وجود یقینی ہے لیکن اِس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ جو بھی خلافِ عقل کام ہوگا وہ جنات ہی کر رہے ہوں گے بلکہ اس کی اور وجوہات بھی ہو سکتی ہیں۔

(ملفوظات امیر اہل سنت،4/101)

سوال: ہر اِنسان یہی چاہتا ہے کہ نئی چیز ہونی چاہیے، نئے ماڈل کی گاڑی، نئے ماڈل کا موبائل فون ہو اور لائف اسٹائل بھی ماڈرن اور جدید ہونا چاہیے۔ میری آپ کی بارگاہ میں گزارش ہے کیا واقعی جدید زمانے کے ساتھ تبدیل ہو جانا ٹھیک ہے؟ نیز کیا اِنسان کو زمانے کے ساتھ ساتھ خود کو مسلسل تبدیل کرتے رہنا چاہیے یا اپنے مزاج اور ہر طرح سے ایک جگہ فِکس ہو جانا چاہیے؟

www.dawateislami.net

جواب: جہاں تک شرعی اَحکامات ہیں اُنہیں تو پیشِ نظر رکھنا ہی ہو گا، ہر وہ تبدیلی جو اِسلام سے نہیں ٹکراتی وہ قبول کی جائے گی اور جو تبدیلی اِسلام سے ٹکرائے گی وہ رَد کر دی جائے گی، کیونکہ اللہ پاک کے قوانین تو اَٹل ہیں: ﴿ لَا تَبْدِیْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِؕ ﴾ (پ 11، یونس: 64) ترجَمۂ کنز الایمان: ''اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں۔'' نماز فرض ہے اب کسی نئی سائنسی ٹیکنالوجی کے آجانے کی وجہ سے نماز مُعاف نہیں ہو جائے گی۔ مثلاً نئی ٹیکنالوجی آجائے اور کہا جائے کہ امام صاحب مسجد میں نماز پڑھائیں گے اور سب لوگ اپنے اپنے گھروں میں اس کی آواز پر نماز پڑھیں گے تو یہ نہیں چلے گا۔ اِقتدائے نماز کے لئے اِتّصالِ صُفُوف (صفیں ملی ہوئی ہوں) اور مکان تبدیل نہ ہو وغیرہ جو بھی اَحکام ہیں وہ نہیں بدلیں گے۔ آپ نے ڈیجیٹل کیمرے سے فوٹو لینے کی مثال دی تھی وہ بھی ٹھیک ہے، لیکن اس میں بھی ضرورت دیکھی جائے گی وگرنہ اِس میں بھی مسائل ہیں کہ فوٹو وہ ہو جو شریعت کے دائرے میں رہ کر ہو، عُریاں فوٹو نہ ہو، پردے کے ساتھ ہو اور اِس طرح کی جو بھی اِحتیاطیں ہیں وہ مَلحُوظ رکھنی ہوں گی۔ باقی رہا یہ کہ ہم پیچھے رہ جائیں گے اور وہ آگے ہو جائیں گے تو یہ مشکل ہے، شریعت پر جو عمل کرے گا آگے وہی بڑھے گا، مرنے کے بعد اپنی قبر میں جنّت کے باغ وہی پائے گا اور جو خواہ مخواہ دُنیوی لوگوں کے ساتھ دوڑ لگاتا رہے گا جیسے لبرل دُنیا کے پیچھے دوڑ لگا رہا ہوتا ہے، جب اِسے موت آئے گی تو یہ قبر میں پھنس جائے گا اور اِس کو کچھ پتا نہیں پڑے گا (پتہ بھی نہیں چلے گا)۔ اَلغرض جو پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نقشِ قدم پر چلتا رہے گا اس کی قبر جنت کا باغ بن جائے گی اگرچہ جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے ترقیاں بھی کرتا رہے، کیونکہ جو جدید ٹیکنالوجی شریعت کے خلاف نہ ہو اُسے لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

آڈیو کیسٹ سے مَدَنی چینل کا سفر

پہلے چینل کی دُنیا عام نہیں تھی، جب چینل بننے کا سلسلہ عام ہوا تو ہم نے بھی ''مَدَنی

www.dawateislami.net

چینل" بنایا جس سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم دِین کا فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ اِسی طرح پہلے آڈیو کیسٹ کا دور تھا جو ٹیپ رِیکارڈر میں چلتا تھا تو ایک عرصے تک میں آڈیو کیسٹیں بانٹتا رہا پھر ایک وقت ایسا آیا کہ ہند کے چند اسلامی بھائی پاکستان آئے ہوئے تھے، میں نے اُنہیں آڈیو کیسٹیں تحفے میں دیں تو وہ مجھے تکنے لگے، پھر ہمت کرکے بولے کہ ہمارے پاس ٹیپ رِیکاڈر نہیں ہے، میں نے بولا اچھا، پھر مجھے سمجھ آگئی کہ یہ ٹیکنالوجی ختم ہو گئی ہے۔ پھر ویڈیو کیسٹ یعنی VCD کا دور آیا پھر اس کا دور بھی ختم ہو گیا۔ اِس کے بعد میموری کارڈ کا دور آیا، اب آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا! اَلْمُختصَر یہ کہ ہم جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ چل رہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہم نے آڈیو کیسٹ ہی بنانے پر ضِد نہیں کی، اگر آڈیو کیسٹ بنائیں بھی تو لے گا کون؟ کوئی مُفت میں بھی نہیں لے گا کیونکہ وہ کسی کے کام ہی نہیں آئیں گی، لہٰذا ایسی ٹیکنالوجی جو شریعت سے نہیں ٹکراتی وہ ہمیں قبول ہے۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 6/ 281)

سوال: معذرت کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ کچھ لوگوں کا یہ ذہن ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو چینج نہیں کرپاتے اور پُرانی حالت پر اڑ جاتے ہیں۔ پھر سسٹم ان کو تھوڑی دیر کے لئے برداشت کرتا ہے اور آخر کار انہیں نکالنا پڑ جاتا ہے۔ امیرِ اہلِ سُنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی بارگاہ میں عرض ہے کہ ہماری زندگی میں اِس طرح کے لوگ ملیں چاہے وہ ہمارے والدین ہوں یا مُلازمین جو خود کو تبدیل ہی نہ کرنا چاہتے ہوں تو کیا ہمیں ان کو سسٹم سے الگ کر دینا چاہئے یا ان کو بھی سسٹم میں رکھنا چاہئے؟

جواب: ہمیں تبدیل کرنے کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے، اِس حوالے سے ایک اُصول یاد رکھیے گا کہ "تَنْفِیرِ عوام سے بچنا چاہئے" لہٰذا اِس صورت میں بعض اوقات مُستَحَب بھی ترک کرنا ہوتا ہے بلکہ بعض ایسی سُنّتیں ہیں جن پر اب عمل نہیں ہو سکتا مثلاً پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا زیادہ تر دو چادروں میں لباس تھا۔ اب اگر کوئی دو چادروں کو پہن کر

www.dawateislami.net

گھومے تو یہ لوگوں کی سمجھ میں نہیں آئے گا۔ فتاویٰ رضویہ میں عمامہ میں شملہ رکھنے اور نہ رکھنے کی مثال بھی دی ہے۔[1] یونہی سرکار صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ہمیشہ تہبند استعمال کیا" اور اسے آدھی پنڈلی تک رکھا۔" (الشمائل المحمدیۃ، ص85، حدیث:114) پاجامہ جسے سرکارِ عالی وقار صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے پسند کیا ہے مگر پہنا نہیں ہے پھر بھی پاجامہ پہننا سنّت ہے کیونکہ یہ قولی سنّت سے ثابت ہے۔[2] اب شلوار کو آدھی پنڈلی تک اُونچا رکھنے کو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے عَزِیمت لکھا ہے کہ اگر اِس دور میں شلوار کو آدھی پنڈلی تک اُونچا رکھا جائے تو لوگ باتیں کریں گے۔ جب شلوار کو ٹخنے سے اوپر رکھنے میں سُنّت ادا ہو رہی ہے تو پھر اِسی کو اپنایا جائے۔ (فتاویٰ رضویہ، 22/158-162 ملتقطاً) وقت کے حساب سے بعض صورتوں میں ایسا ہوتا ہے مثلاً داڑھی رکھنے کو بھی نَعُوذُ بِاللہ! لوگ مَعیُوب کہتے ہیں لیکن داڑھی تو رکھنی ہوگی۔ اگر کوئی بولے کہ داڑھی سے لوگ نفرت کر رہے ہیں، تَنفیرِ عوام (لوگوں میں نفرت پیدا) ہو رہی ہے، اِس لیے داڑھی نہیں رکھو تو ایسا نہیں ہو گا کیونکہ داڑھی رکھنے کا حکم موجود ہے اور ہم حکمِ شریعت کے پابند ہیں۔ البتّہ جہاں رِعایت ہو گی وہاں رِعایت قبول کر سکتے ہیں اور جہاں رِعایت نہیں ہے تو دُنیا اِدھر کی اُدھر ہو جائے ہم رِعایت کو قبول نہیں کریں گے، اگر کسی مسئلے پر رِعایت نہیں تھی اور اپنی بنائی ہوئی مجبوری کی وجہ سے اُس کام کو چھوڑنا بھی پڑا تو

---

1 . . . عمامہ کا شملہ چھوڑنا یقیناً سنّت مگر جہاں جُہّال اس پر ہنستے ہوں وہاں عُلَمائے مُتَاَخِّرین نے غیرِ حالتِ نماز میں اس سے بچنا اِختیار فرمایا جس کا مَنشا وہی حفظِ دِینِ عوام ہے۔ شیخ محقق مولانا عبدُ الحق مُحدّث دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ رِسالہ "آدابِ لباس" میں فرماتے ہیں: فُقَہا کے پاس شملہ چھوڑنے پر بہت سے دَلائلِ قِیاسیہ موجود ہیں اور وہ اس کو سنّتِ مؤکّدہ سمجھتے ہیں مگر علماءِ مُتاَخِّرین، جُہّالِ زمانہ کے طَعن و تَمَسخُر سے بچنے کے لئے سِوائے نمازِ پنجگانہ کے شملہ نہیں چھوڑتے ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، 12/314)

2 . . . حدیثِ پاک میں ہے: رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: پاجامہ پہنو اور تہبند باندھو اور یہود و نصاریٰ کا خلاف کرو اور لَبیں ترشواؤ اور داڑھیاں وافر کرو، یہود و نصاریٰ کا خلاف کرو۔ (مسند امام احمد، 8/300 حدیث: 22346)

www.dawateislami.net

ہم اُسے غلط ہی کہیں گے۔ نیز اگر کسی عمل کو ترک کرنے میں گناہ کی صورت ہو تو اسے ترک کرنے پر گناہ بھی ملے گا جبکہ شرعی مجبوری ہو تو گناہ نہیں ملے گا، مثال کے طور پر اگر کسی نے گن پوائنٹ پر کہا: اپنے ہاتھ سے اپنی داڑھی کاٹو ورنہ کھوپڑی پر گولی مارتا ہوں، اگر وہ سمجھتا ہے کہ یہ مذاق نہیں کر رہا واقعی ایسا کر گزرے گا تو اب اُس کے لیے اپنے ہاتھ سے داڑھی کاٹنا جائز ہو جائے گا اور اُسے گناہ بھی نہیں ہو گا کیونکہ یہاں اُس کی جان جا رہی ہے، مگر اِس طرح کے مَواقع شاذ (یعنی بہت کم) ہوتے ہیں۔ بہر حال ہم مسلمان ہیں اور اللہ پاک اور رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اَحکامات کے پابند ہیں، جہاں رِعایتیں ملی ہیں وہاں ہم قبول کریں گے اور جہاں رِعایتیں نہیں ہیں تو اِن رِعایتوں کے نہ ہونے کو بھی قبول کریں گے۔

پُرانی طرز پر اَڑنے والوں کی تعداد بہت کم ہے، میں نے پُرانا موبائل فون اِستعمال کرنے پر کسی کو اَڑتے ہوئے نہیں دیکھا۔ بڑی عمر کے لوگ پُرانا موبائل فون چلانے پر مجبور ہوتے ہیں کہ اِن کی عمر زیادہ ہوتی ہے، اگر یہ اسمارٹ موبائل فون لے بھی لیں تو اسے کیا کریں گے، اِنہیں اِس کی سمجھ ہی نہیں پڑتی کیونکہ اسمارٹ موبائل فون ایک نئی ٹیکنالوجی ہے۔ جبکہ نوجوان پُرانا موبائل اِس لیے چلا رہے ہوں گے کہ اسمارٹ موبائل فون لینے کے لیے ان کے پاس پیسے نہیں ہوں گے۔ اگر کوئی شخص پائلٹ ہے، ہوائی جہاز اُڑاتا ہے، آپ اُسے بولو کہ تم گُھڑ سواری کرو، تو وہ کیسے گُھڑ سواری کرے گا، اسے تو گھوڑا چلانا ہی نہیں آتا، اِس لیے اپنا اپنا فرق ہے اور میں نے یہ مثال فون پر دی ہے۔ اسی طرح بعض اوقات لوگ اپنے رَسم و رواج پر بھی اَڑ جاتے ہیں تو جو رَسم و رواج شریعت سے نہیں ٹکراتا اُسے چلنے دیا جائے۔ بہر حال جدید ٹیکنالوجی نے جہاں ہمیں بہت فائدے دیئے ہیں وہاں غیر معمولی نقصانات بھی دیئے ہیں۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 6/283)

www.dawateislami.net

سوال: سائنسی اِعتبار سے شجر کاری کے کچھ فَوائد بیان فرما دیجیے۔[1]

جواب: سائنسی تحقیق کے مُطابق بھی شجر کاری (یعنی دَرخت لگانے) کے بڑے فَوائد ہیں۔ دَرخت اور پودے کاربن ڈائی آکسائیڈ لیتے اور آکسیجن فراہم کرتے ہیں۔ آکسیجن اِنسانی زندگی کے لیے اِنتہائی ضروری ہے، اِس کے بغیر اِنسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ اللہ پاک نے درختوں اور پودوں کو اِنسان کی خِدمت کے لیے پیدا کیا ہے، یہ ہماری گندی ہوا لے کر اپنی پاکیزہ ہوا دیتے ہیں۔ درخت اور پودے درجۂ حَرارت کو بڑھنے نہیں دیتے اور گرمی کو روکتے ہیں۔ فَضائی آلودگی میں کمی کرتے ہیں، یعنی جو گاڑیوں کے دھوئیں اور گرد اُڑتی ہے پودے اور دَرخت اس میں کمی کرتے ہیں۔ اگر دَرختوں اور پودوں کی کثرت ہو تو ماحول ٹھنڈا اور خُوشگوار ہو جائے گا، بجلی کی بھی بچت ہو گی کیونکہ جو آلات گرمی دُور کرنے کے لیے اِستعمال ہوتے ہیں ماحول کے ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے ان کی ضرورت میں کمی آجائے گی یا پھر اُن سے بالکل ہی چُھٹکارا مِل جائے گا۔ اگر آپ اپنے وطنِ عزیز کو درختوں اور پودوں سے آراستہ کر دیں گے تو اِن شاءَ اللہ بجلی کی بھی بچت ہو گی۔ درخت لینڈ سلائڈنگ (یعنی مٹی یا چٹان کے تودے کا پھسل کر اونچی جگہ سے گرنے) کے لیے بھی رُکاوٹ ہیں کیونکہ درخت کی جڑیں زمین کی مٹی کو روک کر رکھتی ہیں جس کی وجہ سے زمین کا کٹاؤ یا لینڈ سلائڈنگ نہیں ہونے پاتی لہٰذا اگر درختوں کی حفاظت کی جائے اور ان میں اِضافہ کیا جائے تو لینڈ سلائڈنگ سے بھی بچت کا سامان ہو سکتا ہے۔ درخت اور پودے "گلوبل وارمِنگ" میں بھی کمی کا سبب ہیں۔ عالَمی ماحول کے درجۂ حَرارت میں خطرناک حد تک اِضافہ "گلوبل وارمنگ" کہلاتا ہے، جس کی وُجُوہات میں درختوں کی کٹائی، صنعتوں کا تیزی سے قیام اور گاڑیوں کا بے تحاشا دُھواں شامل ہے۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 1 / 104)

---

1 . . . یہ سوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کا قائم کردہ ہے اور جواب امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کا عنایت کیا ہوا ہے۔

www.dawateislami.net

سوال: جس طرح نماز کے اوقات میں سائنس ہماری مدد کرتی ہے اور ہم کہیں بھی ہوں وہاں کے نماز کے اوقات جان سکتے ہیں، کیا اِسی طرح ہم سائنس کی مدد سے پورے سال کے چاند کا حِساب بھی لگا سکتے ہیں؟

جواب: نماز کے اوقات جان لینے کو سائنس دانوں کے کھاتے میں نہ ڈالا جائے، اس کا تعلق علمِ توقیت سے ہے، جس پر بڑے بڑے عُلَمائے کِرام رحمۃُ اللہِ علیہم نے کام کیا ہے، لٰہذا نماز کے اوقات کی ترکیب سائنس سے نہیں بلکہ عُلَمائے کِرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی راہ نُمائی سے ہو گی۔ عِلمِ توقیت ایک عِلم ہے جو مفتی کے لیے ضروری عُلُوم میں سے ہے۔ رہی بات چاند کا حِساب لگانے کی تو اِس کا تعلق نہ تو سائنسی تحقیق سے ہے اور نہ ہی عِلمِ توقیت سے کہ پورے سال کا ایک ساتھ ہی حِساب کر دیا جائے بلکہ اس کا تعلق رُوَیتِ ہِلال (یعنی چاند دیکھنے) سے ہے۔ بہت سے اَحکامِ شَرع کی بنیاد چاند دیکھنے پر ہے مثلاً رَمضانُ المبارک کے روزے، مَناسِکِ حج، عِیدُ الفِطر اور عِیدُ الاضحیٰ وغیرہ کا حِساب چاند دیکھ کر ہی کیا جاتا ہے۔ بعض توقیت دان اس معاملے میں پیشن گوئی کرتے ہیں کہ فُلاں تاریخ کو چاند ہو گا تو ان کی اس پیشن گوئی کا اِعتبار نہیں بلکہ چاند نظر آنے کا اِعتبار ہے، جب شرعی ثبوت سے چاند کا نظر آنا ثابت ہو تو مہینا شروع ہونا مانا جائے گا۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 1/172)

سوال: وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جہاں تعلیمی نِظام میں ترقی آئی، وہاں ٹیکنالوجی نے بھی ہماری سوسائٹی میں اپنی جگہ بنالی ہے۔ نوجوان نسل بِالخُصُوص Students (یعنی طلبہ) اِس آسیب کا زیادہ شِکار نظر آتے ہیں۔ برائے کرم یہ راہ نُمائی فرما دیجیے کہ اِس کے اِستعمال کو کس طرح مَحدُود کر سکتے ہیں؟

جواب: جدید ٹیکنالوجی کا اِستعمال اچھا بھی ہے اور بُرا بھی، لیکن ہمارے مُعاشرے میں اس

www.dawateislami.net

کا اچھا اِستعمال کم اور بُرا اِستعمال زیادہ ہو رہا ہے۔ اب جیسے مَدَنی چینل اِس کا اچھا اِستعمال کر رہا ہے اور گناہوں بھرے چینل بُرا اِستعمال کر رہے ہیں۔ اِسی طرح عوام میں بھی بعض لوگ اِس کا اچھا اِستعمال کر رہے ہیں اور بعض اس کے ذریعے گناہ کمار ہے ہیں۔ عوام سے اِنٹرنیٹ اور سوشل میڈیا تو ہم چُھڑا نہیں سکتے، البتّہ یہ ترغیب ضرور دِلا سکتے ہیں کہ اِس کا ایسا اِستعمال کریں جو آخِرت کے لیے فائدہ مند ہو، مثلاً مَدَنی چینل یا دعوتِ اسلامی کی مجلس سوشل میڈیا کی طرف سے جو کلپس آتے ہیں، آپ انہیں دیکھیں اور آگے شیئر کریں۔ اِسی طرح مَدَنی چینل بھی دیکھتے رہیے کہ یہ بھی ایک ٹیکنالوجی ہے جو الیکٹرونک میڈیا کہلاتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ نیٹ اور سوشل میڈیا کے آنے کے بعد اب چینلز کی طرف لوگوں کا رُجحان کم ہو گیا ہے۔ سوشل میڈیا میں اب کئی شُعبے بن چکے ہیں اور مزید نئے نئے شعبے بنتے جا رہے ہیں۔ اِس میں بھی بعض پُرانی چیزیں اب پیچھے ہوتی جا رہی ہیں اور ”کُلُّ جَدِیْدٍ لَذِیْذٌ یعنی ہر نئی چیز لذّت والی ہوتی ہے“ کے تحت نئی چیزوں میں مگن ہو کر لوگ کہاں سے کہاں نکل رہے ہیں۔

سوشل میڈیا کے سبب ماہرین کی کمی کا سامنا

اللہ پاک کرم فرمادے ورنہ جس طرح ہر ایک انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا میں مصروف ہے تو آگے چل کر اُمَّت کو ہر ہر فیلڈ میں ماہرین کی کمی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اچھے ڈاکٹرز، سائنس دان، مُحَقِّقِین، مُفَکِّرِین، دانشور، اچھے عُلَما و مُفْتِیانِ کِرام آگے چل کر شاید ناپَید ہو جائیں، اِس لیے کہ طلبہ کے عُمدہ دماغ اب سوشل میڈیا کی مصروفیت میں ضائع ہو رہے ہیں۔ عُلَما و مَشائخ اور ان کے طلبہ و مُریدین کی بھی ایک بڑی تعداد اِس کام میں لگی ہوئی ہے۔ اب نہ پیر صاحب کے پاس وقت ہے کہ مُریدین کی اِصلاح کریں اور نہ مُریدین کے پاس ٹائم ہے

www.dawateislami.net

کہ پیر صاحب کی بارگاہ میں آکر کچھ فیض حاصل کرلیں۔یوں ہی عُلَما کی بڑی تعداد اپنا وقت سوشل میڈیا میں صرف کر رہی ہے، حالانکہ عالِم و مُفتی سبھی کو مسلسل مُطالعے کی ضرورت ہوتی ہے، اگر یہ مُطالعہ سے تھوڑا بھی پیچھے ہٹتے ہیں تو اِن میں علمی کمزوری آنا شروع ہو جاتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ جو اچھے اور مَنجھے ہوئے عالِم و مُفتی ہوتے ہیں تو وہ سوشل میڈیا کو ٹائم نہیں دیتے بلکہ وہ اس ڈر سے بچ کر رہتے ہیں کہ اگر اس کو مُنہ لگایا تو گلے پڑ جائے گا، اُنگلی پکڑائی تو ہاتھ پکڑ لے گا اور پھر عِلْمی مَشاغل جاری رکھنے میں دُشواری ہوگی۔

عوام پر سوشل میڈیا کی یَلغار

عوام میں بھی جو سوشل میڈیا میں مصروف رہتے ہیں تو وہ غور کرلیں کہ اس کے سبب نہ نماز میں دِل لگتا ہے، نہ تلاوت اور اَوراد و وَظائف کے لیے وقت ملتا ہے۔لوگ مجبوراً نوکری کرنے تو جاتے ہیں لیکن دَورانِ کام بھی سوشل میڈیا پر لگے ہوتے ہیں۔اِس کی وجہ سے حادثات بھی ہوتے ہیں جس کے سبب لوگوں کی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔جن کی سیکورٹی کی نوکری ہوتی ہے تو وہ بھی دَورانِ ڈیوٹی سوشل میڈیا پر لگے ہوتے ہیں۔دَورانِ ڈیوٹی سیکورٹی پر مامور اَفراد کے موبائل اِستعمال کرنے کا رُجحان میں نے ایک ترقی یافتہ مُلک میں بھی دیکھا ہے۔یہی وجہ ہے کہ کئی اِداروں میں مُلازمین سے دَورانِ ڈیوٹی موبائل فون لے کر جمع کر لیے جاتے ہیں۔بہر حال اگر آپ کچھ بننا چاہتے ہیں تو اس سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ سے جان چُھڑا کر اپنے آپ کو اللہ پاک کی عبادت میں لگادیں جو دُنیا میں ہمارے آنے کا مقصد ہے، جیسا کہ پارہ 27 سورۃُ الذّٰرِیٰت کی آیت نمبر 56 میں اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: ﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۝۵۶ ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: ”اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی (یعنی اسی لئے) بنائے کہ میری بندگی کریں۔“لیکن بد قسمتی سے اب نماز پڑھنے کا موقع نہیں ملتا اور

www.dawateislami.net

جب موقع ملتا ہے تو بدن نماز میں ہوتا ہے اور دِل و دماغ سوشل میڈیا میں غوطے لگا رہے ہوتے ہیں۔ مسجد میں داخل ہونے کے بعد موبائل فون بند نہیں کیا جاتا، دَورانِ نماز بھی فون کی گھنٹیاں بَج رہی ہوتی ہیں اور لوگوں کی نماز میں خَلَل واقع ہو رہا ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ بعض جگہ بڑے بوڑھے جَلال میں آجاتے ہوں گے اور پھر مسجد میں خوب شور شرابا ہو جاتا ہو گا۔ اللہ پاک ہمارے حال پر کرم فرما دے کہ ہم سوشل میڈیا کا اِستعمال 100 فیصد جائز طریقے سے کریں۔ کاش! ہم ایسے بن جائیں کہ ہماری جانب سے نہ تو اللہ پاک کے حُقُوق میں کمی آئے اور نہ ہی بندوں کی حق تَلَفی ہو۔ اللہ پاک ہمیں اِن فُضولیات سے بچا کر دِینی کُتُب کے مُطالعے اور عِلمِ دِین حاصل کرنے میں لگا دے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(ملفوظاتِ امیر اہل سنت، 1/341)

سوال: کیا سوشل میڈیا کے اِستعمال کے لیے وقت مَخْصُوص کر کے اِس کے نُقصانات میں کمی لائی جا سکتی ہے؟

جواب: سوشل میڈیا کے لیے وقت مَخْصُوص کر کے کثرتِ اِستعمال کے سبب ہونے والے نُقصانات میں کمی لائی جا سکتی ہے۔ سُلجھے ہوئے اور سمجھدار لوگ ایسا کرتے بھی ہیں مثلاً عصر اور مغرب کے دَرمیان یا عشا کی نماز کے بعد یا جس کو جو وقت ملتا ہو گا تو وہ کچھ دیر سوشل میڈیا Use (یعنی اِستعمال) کر لیتا ہو گا، لیکن ایسا وہی کرتے ہوں گے جو دِینی یا دُنیوی اِعتبار سے زیادہ مصروف ہوتے ہوں گے۔ عام لوگوں کا ایسا کرنا مشکل ہے کیونکہ ہر وقت ایک گُدگُدی اور بے قَراری سی ہوتی ہے کہ دیکھوں تو سہی کس کا پیغام آیا ہے؟ اب نماز کے لیے کوئی پختہ اِرادے کے ساتھ چلا لیکن ایک دَم موبائل فون کی گھنٹی بجی اور کسی کا آڈیو پیغام یا پوسٹ آگئی۔ اب اگر کسی عام شخص کا ہے تو صبر ہو جائے گا کہ چلو بعد میں دیکھیں گے لیکن اگر کسی خاص بندے کا پیغام یا پوسٹ ہے تو اب یہ اسے ضرور دیکھے گا یا اس صوتی پیغام کو

www.dawateislami.net

سننے میں لگ جائے گا اور اس دَوران جماعت بلکہ بعض کی مَعاذَ اللہ نمازیں بھی قضا ہو جاتی ہوں گی۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 1 / 343)

سوال: کہتے ہیں: "بارشوں کی وجہ سے جب بجلی چمکتی ہے تو ایسے موقع پر اپنے گھروں کی لائٹیں بند کر دینی چاہئیں، کیونکہ یہ بجلی اس گھر پر گرتی ہے جہاں لائٹ جل رہی ہوتی ہے" کیا یہ بات دُرُست ہے؟

جواب: ایسا کہیں پڑھا یا سُنا نہیں ہے، اگر یہ بات مان لی جائے تو دن میں بھی بجلی چمکتی ہے، لیکن گرتی نہیں! حالانکہ دن میں تو ہر طرف روشنی ہوتی ہے، **معلوم ہوا یہ سائنسی مسئلہ ہے نہ کہ شرعی**، البتّہ یہ بجلی بسا اوقات انسانوں پر گر جاتی اور بڑی خطرناک ثابت ہوتی ہے، کیونکہ اس کے سبب کئی لوگ مر جاتے ہیں۔ اللہ کریم ہمیں آزمائش سے محفوظ فرمائے۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 7 / 447)

سوال: کیا کسی نبی علیہ السّلام کے فیضان سے کوئی چشمہ جاری ہوا تھا؟ نیز چشمے کے پانی کے طِبّی اور سائنسی فوائد بتا دیجئے۔

جواب: بے شک! ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مُبارَک اُنگلیوں سے چشمے جاری ہوئے تھے۔[1]

---

[1] ... حضرت سالِم بن اَبی جَعْد رضی اللہُ عنہ حضرتِ جابر بن عبدُ اللہ رضی اللہُ عنہ سے رِوایت کرتے ہیں کہ حُدَیبیہ کے دِن لوگوں کو پیاس لگی اور نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سامنے چمڑے کا ایک تھیلا تھا جس (میں موجود پانی) سے وُضو فرما رہے تھے۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرضوان حضور پُر نور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے گرد حلقہ ڈال کر کھڑے ہوگئے تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: کیا بات ہے؟ صحابۂ کرام علیہمُ الرضوان نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ! ہمارے پاس پانی نہیں ہے جس سے ہم وُضو کریں اور اُسے پی سکیں، صرف وہی پانی ہے جو آپ کے سامنے موجود ہے۔ حضورِ اَقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنا دستِ مُبارَک اُس تھیلے میں رکھ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مُبارَک اُنگلیوں سے پانی چشموں کی طرح جوش مارنے لگا، پھر ہم نے پانی پیا اور وُضو بھی کیا۔ حضرتِ سالِم بن اَبی جَعْد رضی اللہُ عنہ نے حضرتِ جابِر رضی اللہُ عنہ سے پوچھا: آپ اُس وقت کُل کتنے آدمی تھے؟ آپ رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی ہمیں کفایت کر جاتا، لیکن ہم اُس وقت صرف 1500 تھے۔ (بخاری، 2 / 493-494، حدیث: 3576)

www.dawateislami.net

ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ   انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر

(حدائق بخشش، ص134)

آبِ زَم زَم جو ہم پیتے ہیں یہ بھی حضرت اسماعیل علیہ السّلام کے قدموں کی رَگڑ سے نکلے ہوئے چشمے کا پانی ہے۔(مراٰۃ المناجیح،8/153) اگر زمین سے یا پہاڑ پھٹ کر پانی اُبلنا شروع ہو جائے تو اُسے چشمہ کہا جاتا ہے۔ چشمے کا پانی عام پانیوں سے مختلف ہوتا ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعے جو معلومات حاصل ہوئی ہیں وہ یہ ہیں کہ ❀ چشمے کا پانی قدرتی طور پر ٹھنڈا، فَرحت بخش، صاف شفّاف اور ذائقے میں بہت اچھا ہوتا ہے ❀ اِس میں قدرتی طور پر آکسیجن کی بہترین مقدار ہوتی ہے ❀ یہ پانی وزن میں ہلکا ہونے کی وجہ سے جلد ہضم ہو جاتا بلکہ ❀ ہاضمے کے نِظام کو بہتر بناتا اور موٹاپے کے اِمکانات کو کم کرتا ہے ❀ چشمے کا پانی خُون کی بہتر صفائی کرتا ہے، نیز ❀ اِس میں مَعْدنیات کی صحیح مقدار ہوتی ہے ❀ اِس پانی کا PH level زیادہ ہوتا ہے، یعنی یہ پانی کم تیزابیت والا ہوتا ہے۔ آج کل لوگ ہزاروں روپے خرچ کر کے یہ Alkaline water (یعنی کم تیزابیت والا پانی) خریدتے ہیں، جبکہ قدرت نے ہمیں چشمے کے ذریعے یہ نعمت مُفت عطا فرمائی ہے ❀ ایک تحقیق کے مُطابِق وہ لوگ جو کسی نشے میں مبتلا ہوں، یا زیادہ چائے اور کافی پینے کی عادت کا شکار ہوں اُنہیں بعض ڈاکٹر چشمے کا پانی پینے کا مشورہ دیتے ہیں، اِس کے ذریعے اِن چیزوں کی عادت میں خاطر خواہ کمی آسکتی ہے ❀ چشمے کا پانی جِلد (یعنی Skin) کے لئے بھی بہترین ہوتا ہے، کیونکہ یہ صاف اور ہلکا ہوتا ہے، اِس سے جِلد کو اچّھی نمی ملتی ہے جس سے اِلرجی اور خارِش وغیرہ میں بھی کمی آتی ہے، نیز ❀ یہ پانی جِلد کی ایسی صفائی کرتا ہے جو عام پانی نہیں کر سکتا ❀ چشمے کا پانی بالوں کے لئے بھی مفید ہوتا ہے، کیونکہ اِس میں نمک کی مقدار زیادہ نہیں ہوتی، جبکہ نمک کی زیادہ مقدار بالوں کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے۔(ملفوظات امیر اہل سنت،10/49)

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرود شریف کی فضیلت	01	سائنسی اِعتبار سے شجرکاری کے کچھ فَوائد	09
اسلام مخالف سائنسی نظریات رَدی کی ٹوکری میں	03	سوشل میڈیا کے سبب ماہرین کی کمی کا سامنا	11
آڈیو کیسٹ سے مَدَنی چینل کا سفر	05	عوام پر سوشل میڈیا کی یلغار	12

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں **مکتبۃُ المدینہ** کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمائیے ، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے اور خوب ثواب کمائیے۔

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

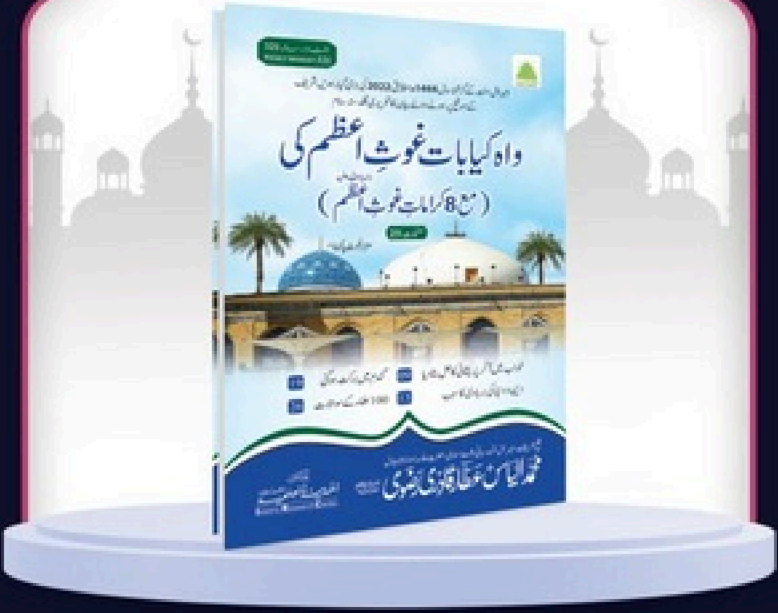

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net